مطالعہ حدیث میں عبدالحق محدث دہلوی کا اسلوب
(شروح مشکوۃ المصابیح کا خصوصی مطالعہ)

‘ABD AL-HAQQ MUHADDITH DEHLAVI’S METHOD IN HADITH STUDIES: A STUDY OF COMENTORIES ON MISHKAAT AL-MASABIH

محمد عبداللہ عمر* / غلام شمس الرحمٰن**

Abstract:
This paper aims to study Shaykh Abdul-Haqq Dehlavi’s understanding of Hadith literature and the methods he applied to elaborate the Prophetic traditions in his two famous commentaries of Mishkaat al-Masaabih of Muhammad b. ‘Abd Allah al-Khteeb al-Tabrayzi. Dehlavi is considered one the most significant traditionists of the Subcontinent. He composed Ash‘iat al-Lamaat in Persian while Tanqih al-Lam‘aat in Arabic; both commentaries received wider acceptance by Muslim scholars and have always been in circulation. After briefly introducing these commentaries, a meticulous effort has been made to identify the method and scheme employed to decipher the intricacies of the text. It has been observed that Dehlavi’s legal approach is mainly based on Hanafi jurisprudence, through which he explicates the legal issues and theologically he advocates Ash‘ari-Maaturidi theology. This paper helps the reader appreciate Dehlavi’s contribution in the field of hadith studies and his method of interpretation of hadith.
Key Words: Hadith Studies, ‘Abd al-Haqq Dehlavi, Hadith in Subcontinent, Mishkaat al-Masaabih, Hadith Comenetries. Ash‘iat al-Lamaat, Tanqih al-Lam‘aat

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۱۶۴۲ء/۱۰۵۲ھ) کا شمار ہندوستان کے بلند پایہ محدثین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ درس و تدریس اور ارشاد و تلقین میں صرف کیا اور ان کا قلم عمر بھر قرآن و حدیث کے اسرار و حکم کی کشف و تحقیق میں مصروف رہا۔ شیخ عبدالحق دہلویؒ نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ تصنیف و تالیف میں گزارا۔ ساٹھ کے قریب کتب تصنیف کیں، جو مختلف علوم پر مشتمل ہیں۔ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، عقیدہ، نحو، اخلاق، فلسفہ، منطق، تاریخ اور سیر جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ہیں۔ تمام کتب میں تحقیقی مسائل، عمدہ فوائد اور نادر علمی نکات بیان کئے گئے ہیں۔ شیخ محدث دہلویؒ کی علمی خدمات کا

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
** پروفیسر، چیئرمین شعبہ مطالعہ بین المذاہب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔ سابقہ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

خاص پہلو علم الحدیث کی ترویج و اشاعت سے متعلق ہے۔ حدیث اور علم حدیث کے حوالہ سے شیخ محدث دہلویؒ کی درج ذیل تصانیف سامنے آتی ہیں۔ اشعة اللمعات فی شرح مشکوٰۃ، لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، ترجمہ الاحادیث الاربعین فی نصیحۃ الملوک والسلاطین، جامع البرکات منتخب شرح المشکوٰۃ، مقدمہ فی اصول الحدیث (بالعربیہ)، جمع الاحادیث الاربعین فی ابواب علم الدین، رسالہ اقسام الحدیث، رسالہ شب برأت، ماثبت بالسنة فی ایام السنة، الأکمال فی أسماء الرجال، شرح سفرالسعادت، اسمأ الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب المشکوٰۃ، تحقیق الاشارہ فی تعمیم البشارۃ، ترجمہ مکتوب النبی لاھل فی تعزیۃ ولد معاذ بن جبلؓ، اجازۃ الحدیث فی القدیم والحدیث (بالعربیہ)۔(1)

شیخ محدث دہلویؒ کی مذکورہ مؤلفات میں سے دو کتب اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوٰۃ اور لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح کے منہج واسلوب کا آنے والی سطور میں اجمالی طور پر جائزہ لیا جائے گا تاکہ شیخ محدث دہلویؒ کے حدیث اور علوم حدیث میں غور وفکر کے حوالہ سے اسالیب ومناہج سامنے آسکیں۔ اس مقالہ میں اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ تدبر حدیث کے ضمن میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کن اصولوں کو سامنے رکھ کر حدیث میں بیان کردہ مسائل میں غور وفکر کیا۔ ان کی کتب کے عمومی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی موضوع میں خصوصاً حدیث میں کوئی کتاب تصنیف کرنے سے قبل اپنی تصانیف کا مواد بڑی تلاش و تحقیق سے جمع کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی ایسے موضوع پر قلم نہیں اٹھایا جس کا گہری نظر سے مطالعہ نہ کیا ہو۔ تلاش و تحقیق کا یہ جذبہ بہت حد تک ان کی ''محدثانہ تربیت'' کا اثر تھا۔ علم حدیث کے سلسلہ میں انہوں نے بڑی تلاش و تحقیق اور کاوش کی تھی۔(2) فن اسماء الرجال، اصول اسناد وغیرہ کے بغور مطالعہ نے ان کے تحقیقی رجحانات کو بہت اُبھارا تھا۔ وہ اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتے تھے جب تک پوری طرح ہر مسئلہ کی تحقیق نہ کرلیں۔ شیخ محدث دہلویؒ جب بھی کسی موضوع پر کام کرتے تھے تو ان کی کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ متعلقہ لٹریچر، علمی مواد ان کے پاس موجود ہو۔ مولانا مجدالدین فیروز آبادیؒ (م ۷۱۱ھ) کی سفر السعادۃ کی شرح لکھتے ہیں تو اسماء الرجال، تاریخ وسیر کی بے شمار کتابیں ان کے پیش نظر تھیں اور ان سے برابر استفادہ کرتے تھے۔(3) وہ ماخذ کو استعمال کرنے میں دیانت داری اور احتیاط سے اس درجہ کام لیتے تھے کہ حوالہ کے نقل کرنے میں کمی اور تکاسل نہ ہونے پائے، الا یہ کہ سہو ونسیان ہو جائے تو اور بات ہے۔ مزید برآں وہ مسائل نقل کرنے، احادیث کی روایت میں، احتیاط اور امانت کی عظمت کا خیال ہمیشہ دامن گیر رہتا اور خود لکھتے ہیں کہ: ''میں خیانت کے طریق پر گامزن نہیں ہوتا ہوں۔''(4) شیخ محدثؒ کا یہ انداز تحقیق و تلاش ان کے مکتوبات اور رسائل میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جس موضوع پر گفتگو کی اس کے متعلقات کی تلاش و تحقیق کا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ شیخ محدثؒ کو اپنے تحقیقی کام میں جس چیز سے سب سے زیادہ تقویت ملی ہے وہ ان کا حافظہ اور یادداشت ہے جس چیز کو دیکھ لیا وہ نقش کالحجر ہو گئی۔(5) شیخ محدث دہلویؒ کے حدیث میں تدبر کے اسلوب و منہج کی مزید وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ شیخ محدثؒ کی حدیث کے حوالے سے

مذکورہ بالا دونوں تالیفات کا اجمالی جائزہ لیا جائے، تا کہ شیخ محدث دہلویؒ کے اسلوب تدبر حدیث کی مزید وضاحت ہو سکے۔

(۱) اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ کا خصوصی مطالعہ

یہ فارسی زبان میں مشکوٰۃ کی نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث دہلویؒ نے ۱۰۱۹ھ / ۱۶۱۰ء میں دہلی میں شروع کی اور چھ سال کی محنت کے بعد ۱۰۲۵ھ / ۱۶۱۶ء میں مکمل ہوئی۔ "اشعۃ" کے مقدمہ میں اس کی تالیف کا سبب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حرمین شریفین سے رجوع کے بعد مشائخ سے روایت حدیث کی اجازت ملنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی توفیق و نصرت سے میرے دل میں رغبت پیدا ہوئی کہ میں مشکوٰۃ المصابیح کی شرح لکھوں۔"(6) شیخ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض مخلص احباب نے کہا کہ میں ان کے لئے فارسی میں شرح مشکوٰۃ لکھوں تا کہ عام و خاص کو نفع ہو اور اس کتاب کا فہم کمال اور تمام کے ساتھ آسان ہو سکے۔ تو میں نے ان کے اس سوال کو پورا کرنے کی کوشش کی باوجود یکہ یہ ایک عظیم کام تھا اور میں اس قابل نہیں تھا، لیکن توفیق الٰہی سے یہ عظیم کام شروع کرنے کا ارادہ کر لیا۔(7)

شرح کے لئے "مشکوٰۃ المصابیح" کے انتخاب کی وجہ شیخ محدث دہلویؒ بیان کرتے ہیں کہ ان وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ "مشکوٰۃ المصابیح" ہند میں مشہور ہو چکی تھی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ "مشکوٰۃ" کو قبولیت عامہ حاصل ہو گئی تھی۔ تیسری وجہ انتخاب مشکوٰۃ یہ ہوئی ہے کہ وہ فوائد اور علوم و معارف جن کو میں نے اپنے شیوخ و اساتذہ سے حاصل کیا، میرے دل میں اللہ پاک نے اِلقاء کیے، ان کو طلبا و شائقین حدیث تک پہنچانے کی غرض سے شرح کے لئے "مشکوٰۃ" کا انتخاب کیا۔ چوتھی وجہ مشکوٰۃ کے انتخاب کی یہ ہے کہ بعض مخلص احباب مثلاً شیخ ابو المعالی لاہوریؒ (8) نے پر زور تاکید کی کہ میں مشکوٰۃ المصابیح کی فارسی میں شرح لکھوں۔(9)

"اشعۃ" چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کے ۲۶۵۵ صفحات ہیں۔ پہلی جلد میں "مقدمہ" بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس کا ذکر پچھلی سطور میں کیا گیا ہے۔ پہلی جلد مقدمہ کے علاوہ درج ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔ کتاب الایمان۔ کتاب العلم۔ کتاب الطہارۃ۔ کتاب الصلوٰۃ کتاب الجنائز۔ جبکہ جلد ثانی میں درج ذیل مضامین ہیں: کتاب الصوم۔ کتاب فضائل القرآن۔ کتاب الدعوات۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ۔ کتاب المناسک۔ اور جلد ثالث میں درج ذیل مضامین ہیں: کتاب البیوع۔ کتاب العتق۔ کتاب الحدود۔ کتاب الامارۃ والقضاء۔ کتاب الجہاد۔ کتاب الصید والذبائح۔ کتاب الاطعمۃ۔ کتاب اللباس۔ کتاب الطب و الرقیٰ۔ جلد رابع میں درج ذیل مضامین ہیں: کتاب الادب۔ کتاب الفتن۔

شیخ محدث دہلویؒ نے لکھا ہے میری دونوں شرحیں اشعۃ اللمعات (فارسی) اور لمعات التنقیح (عربی) اکٹھی شروع ہوئیں لیکن لمعات التنقیح تکمیل میں سبقت کر گئی اور "اشعۃ" کا مسودہ نسیامنسیا ہو گیا اور کچھ عرصہ کے بعد "اشعۃ" کو مکمل کیا گیا۔(10) علامہ عبد الحئی الحسنی لکھتے ہیں کہ "اشعۃ" "لمعات" سے تنقیح، تہذیب، ضبط و ربط میں زیادہ بہتر ہے اور "لمعات" کی بنسبت حجم اور ضخامت میں زیادہ ہے۔(11)

شیخ محدث دہلویؒ "اشعۃ" میں ہر باب کے شروع میں اس بات کی متعلقہ فقہی اصطلاحات کو بیان کرتے ہیں یہ اصطلاحات لغوی اور اصطلاحی دونوں اعتبار سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح شیخ محدث دہلویؒ ضبط صیغہ کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ راوی کے اسم کا تلفظ واضح کرتے ہیں۔ حدیث کے مفہوم کو بھی واضح کرتے ہیں اور یہ مفہوم کبھی اجمالی ہوتا ہے اور بعض اوقات جزئیات کی شکل میں ہوتا ہے۔ فقہی اختلاف کی وضاحت کرتے ہیں اور دیانتداری سے آئمہ کرام کے اقوال ودلائل ذکر کرتے ہیں۔ عام طور پر ترجیح حنفی مذہب کو دیتے ہیں۔ ایک لفظ کی تفسیر ووضاحت دوسرے لفظ سے کرتے ہیں جو اس کے ہم معنی ہوتا ہے۔ متعارض اقوال میں تطبیق کا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اشعۃ اللمعات میں ہر ہر حدیث کے ترجمہ کا التزام ہے۔[12] اشعۃ اللمعات کی ترتیب شروع میں مقدمہ کے مضامین کی تعیین وترتیب، ابواب بندی کے مضامین اور مسائل فقہی کی وضاحت کا اسلوب اور ان کے بارے میں مختلف آئمہ کرام کے دلائل کی وضاحت، ان تمام امور سے شیخ محدث دہلوی کے حدیث میں غور وفکر کرنے کے منہج واسلوب کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اصول تدبر حدیث کی عکاسی ہوتی ہے۔

(۲) لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح کا خصوصی مطالعہ

عربی زبان میں مشکوٰۃ کی شرح ہے۔ "فہرس التوالیف" میں شیخ دہلویؒ نے سر فہرست اسی کا ذکر کیا ہے۔ لمعات شیخ محدث دہلویؒ کی عمدہ تالیف ہے اور مشکوٰۃ المصابیح کی اہم شرح ہے۔ یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔[13] شیخ نے خود اس کی تالیف کی وجہ بیان کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شیخ دہلویؒ جب اشعۃ اللمعات کی تالیف میں مشغول تھے، تو اثناء مطالعہ کچھ ایسے معانی اور نکات سامنے آئے کہ ان کو شرح فارسی میں درج کرنا شیخ دہلویؒ نے مناسب نہ سمجھا اور ان معانی کو سمجھنا عامتہ الناس کے لئے آسان نہ تھا اور وہ معانی اور نکات ایسے نہیں تھے کہ ان کو ضائع اور مہمل چھوڑ دیا جاتا، تو شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مشکوٰۃ کی عربی زبان میں شرح لکھی جائے اور ان معانی، نکات اور اہم ابحاث کو وہاں پر درج کیا جائے تو یہ عمدہ بات ہوگی۔ شیخ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ دونوں شروح اکٹھے ساتھ چلتی رہیں۔ فارسی شرح کے سبقت کی وجہ شیخ محدث دہلوی بیان کرتے ہیں۔ چونکہ اشعۃ اللمعات پر کام پہلے شروع کیا تھا اس لئے وہ لکھنے میں مقدم ہو جاتی تھی[14] اور عربی شرح فارسی شرح کو لاحق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ "لمعات التنقیح"، "اصول وفروع" پر حاوی تھی۔[15]

"لمعات"، شیخ محدث دہلویؒ کی عمدہ تالیفات میں سے ہے۔ اس میں شیخ محدثؒ نے حدیث میں غور وفکر کے حوالے سے جو اصول واسلوب اپنایا ہے، اس کی وضاحت درج ذیل نکات کی صورت میں سامنے آتی ہے۔

علوم حدیث کی دقیق اور گہری گفتگو کی ہے۔ احادیث میں بیان ہوئے غریب الفاظ کی وضاحت لغت کی کتب سے کی گئی ہے۔ رجال اسناد کی توضیح اور ان کو ضبط کیا گیا ہے۔ حدیث کی صحت وحسن اور ضعف کی نشاندہی، حدیث کی اہم کتب کی مدد سے کی گئی ہے۔ لغوی بحث کی گئی ہے۔ اکثر مقامات پر نحوی ترکیب بیان کی ہے۔ مسائل فقہ کی توضیح سہل انداز میں کی گئی ہے۔ فقہی مسائل کی توضیح میں ائمہ کرام کے دلائل انصاف کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ احادیث کی تشریح اس انداز سے کی گئی

ہے کہ شرح حدیث کا حق ادا ہو گیا ہے۔ متعارض احادیث میں جمع و تطبیق کی گئی ہے۔ اور یہ تمام عمل انصاف کے ساتھ کیا ہے اور دائرہ اعتدال سے بالکل باہر نہیں گئے۔[16] لمعات التنقیح میں شیخ محدث دہلویؒ نے حنفی فقہ اور احادیث میں بھی تطبیق دی ہے۔ خود فرماتے ہیں کہ اس شرح کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) اصحاب الرائے سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اصحاب ظواہر سے ہیں۔[17]

شیخ محدث دہلویؒ نے "لمعات التنقیح" کے شروع میں "مقدمہ" کا اضافہ کیا ہے اور اس کو اشعۃ اللمعات کے شروع میں بھی فارسی زبان میں بیان کیا ہے۔ اس مقدمہ میں علم الحدیث کی اہم مباحث، علوم الحدیث کی مصطلحات، ائمہ محدثین اور کتب حدیث کا اختصار کے ساتھ، لیکن جامع انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور "مقدمہ" بعینہ وہی مقدمہ ہے جس کو شیخ محدث دہلویؒ نے کتاب "سفر السعادۃ" کی شرح میں ذکر کیا تھا۔[18] یہ "مقدمہ" الگ سے بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر شیخ سلمان ندوی کی تعلیقات کے ساتھ شائع ہوا۔[19]

(۳) شیخ محدث دہلویؒ کا اسلوب مطالعہ حدیث

شیخ محدث دہلویؒ کا اسلوب مطالعہ حدیث کے عملی نمونے کی چند جزئیات کو ذیل کی سطور میں بیان کیا جائے گا تا کہ عملی وانضباطی طور پر شیخ دہلویؒ کے حدیث میں غور و فکر کے اسالیب واصول کی وضاحت ہو سکے۔

(۱) شیخ محدث دہلویؒ کے حدیث میں اسلوب تدبر حدیث کے حوالہ سے ایک پہلو یہ ہے کہ شیخ محدث دہلویؒ کا حدیث میں واقع مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کرنے کا معمول سامنے آتا ہے۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ تا کہ حدیث کے مفہوم کی وضاحت ہو سکے اور یہ لغوی تحقیق لغت کی کتب سے کی جاتی ہے۔ اس کی عملی شکل کی مثال یہ ہے کہ مشکوۃ المصابیح میں "باب الکسب وطلب الحلال" کا عنوان قائم کیا گیا ہے۔ شیخ محدث دہلوی لفظ "الکسب" کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کسب کا معنی ہے رزق اور معیشت کے ڈھونڈنے میں طلب اور سعی کرنا۔ چنانچہ "کسب الوالد" کا معنی لکھتے ہیں: "طلب ولدہ وسعی فی تحصیلہ"[20] چنانچہ قاموس کے حوالہ سے لکھتے ہیں: الکسب: من کسبه یکسبه کسباً تکسب: طلب الرزق۔[21] جبکہ "صراح" کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ "الکسب" کا معنی ہے: "درزیدن وکرد آوردن، واصله الجمع۔"[22]

(۲) شیخ محدث دہلویؒ کے اسلوب تدبر حدیث کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ لفظ کے معنی کی تشریح کے لئے شیخ دہلویؒ حدیث سے استشہاد قائم کرتے ہیں مثلاً لفظ "الکسب" کے معنی کی توضیح کے لئے حدیث "وتحمل الکل وتکسب المعدوم" سے استشہاد کرتے ہیں۔ شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ "تکسب" کو تا کے ضمہ اور فتح دونوں پڑھ سکتے ہیں اگر تا کے ضمہ کے ساتھ پڑھیں تو مطلب ہو گا کہ اے نبی ﷺ آپؐ فقیر کے کمانے پر مدد کرتے ہیں اور فتح کے ساتھ پڑھیں تو مطلب ہو گا کہ آپؐ فقیر کو مال کما کر دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"وتحمل الكل وتكسب المعدوم" بالفتح والضم: تعين على كسبه ويجوز على الفتح ان يراد تكسب المال المعدوم"[23]

تو معلوم ہوا کہ ضرورت پیش آنے پر شیخ دہلویؒ کسی لفظ کے مفہوم کی تعیین و توضیح کے لئے حدیث سے استشہاد کرتے ہیں۔

(۳) شیخ دہلویؒ کے حدیث میں غور و فکر کے اسلوب کے حوالہ سے ایک پہلو یہ سامنے آتا ہے کہ حدیث کے مفہوم کی وضاحت کے لئے نحوی ترکیب کے ضبط کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ شیخ دہلویؒ کا منہج واصول "لمعات" میں کثرت سے دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کی وضاحت اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے کہ مشکوٰۃ المصابیح میں حدیث رقم ہے:

"ثم ذكر الرجل يطيل السفر اشعث اغبر، يمد يديه الى السما الخ"[24]

شیخ محدث دہلویؒ سب سے پہلے "ثم ذکر" کے ضمیر کا مرجع متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ضمیر سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ قوله (ثم ذكر) الضمير للنبى صلى الله عليه وسلم "الرجل" کی ترکیبی حیثیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور "یطیل" اطالت مصدر سے ماخوذ ہو کر "الرجل" کی صفت ہے اور "الرجل کا" الف لام عہد ذہنی کا ہے۔ الف لام عہد ذہنی وہ الف لام ہے جس سے ذہن میں مخصوص شخص کی طرف اشارہ کیا جائے۔

شیخ محدث دہلویؒ لفظ "الرجل" کی ایک اور ترکیبی حیثیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "الرجل" مرفوع بھی ہو سکتا ہے۔ مبتدا ہونے کی بنا پر "یطیل" اپنے پورے جملے سے مل کر "الرجل" کی خبر ہے تو اس طرح پورا جملہ مبتدا اور خبر مل کر "ذکر" فعل کا مفعول ہو جائے گا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"قد يرفع على انه مبتدا و(يطيل) خبره، فيكون مفعول (ذكر) هذا الكلام"[25]

مذکورہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ شیخ دہلویؒ کے اسلوب تدبر حدیث میں سے ایک اسلوب نحوی ترکیب کو ضبط کرنا ہے کہ حدیث اپنے تمام تر پہلو سے واضح ہو سکے۔

(۴) شیخ دہلویؒ کے اسلوب تدبر حدیث کے حوالہ سے ایک پہلو یہ بھی سامنے آتا ہے کہ شیخ دہلویؒ کسی حدیث کی کتاب کی شرح کے دوران اصل کتاب کی ابواب بندی کو تبدیل نہیں کرتے، اصل کتاب کی ترتیب کو باقی رکھتے ہوئے شرح کرتے ہیں۔ شیخ دہلویؒ کا یہ پہلو اشعۃ اللمعات اور لمعات التنقیح میں دیکھا جا سکتا ہے۔[26]

(۵) شیخ دہلویؒ کا حدیث میں غور و فکر کے حوالہ سے ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حدیث میں وارد مشکل الفاظ کی تحقیق کے بعد حدیث کا حاصل معنی بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں حدیث ہے:

"ان الله طيب لايقبل الاطيبا الخ"[27]

اس حدیث کے تحت شیخ دہلویؒ لفظ "طیب" کا مفہوم اور مصداق بیان کرنے کے بعد حدیث کا حاصل معنی بیان کرتے ہیں کہ اللہ

پاک عیوب سے پاک ہیں۔مال طیب کے سوا قبول نہیں کرتے کیونکہ مال طیب بھی مال حلال ہے۔کیونکہ وہ عیب سے پاک ہے لہٰذا وہ مال طیب باری تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہے۔ لہٰذا مناسب نہیں ہے کہ مال حرام کے ذریعے جو کہ حلال کی ضد ہے۔اس سے باری تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"وھی الحدیث:انه تعالیٰ لما تنزه عن العیوب لم یقبل الاالطیب من المال وھوالحلال لتنزه عن العیب فلا ینبغی ان یتقرب الیه بما یتضاده وھوالحرام"[28]

(۶) شیخ دہلویؒ کا ایک اہم پہلو تدبر حدیث کے حوالہ سے یہ ہے کہ راوی کے نام کا ضبط اور تلفظ واضح کرتے ہیں تاکہ تعبیر آسان ہو سکے جیسا کہ حضرت بسرۃ رضی اللہ عنھا نام کا ضبط اس طرح کرتے ہیں کہ:

"بضم البا وسکون المھملة بنت صفوان"[29]

یعنی بسرۃؓ با کے ضمہ اور سین کے سکون سے پڑھا جائے گا۔

(۷) شیخ دہلویؒ حدیث کی تشریح میں شیخ طیبی کی شرح سے اکثر اقوال نقل کرتے ہیں۔ شیخ دہلوی کا یہ پہلو لمعات میں بکثرت موجود ہے

(۸) اختلافی مسائل میں شیخ دہلویؒ کے تدبر حدیث کے حوالہ سے ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہر ہر امام کا قول ذکر کر کے انصاف کے ساتھ دلائل قائم کرتے ہیں اور ترجیح فقہ حنفیہ کو دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر بہنے والے خون سے وضو واجب ہے۔[30]

اس حدیث کے تحت شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ یہ حکم حنفیہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ جبکہ آئمہ ثلاثہ کے ہاں ہر اس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے جو سبیلین سے نکلے چاہے وہ چیز معتاد ہو یا غیر معتاد[31] گویا کہ حنفیہ کے نزدیک سبیلین سے نکلنے والی چیز سے اور غیر سبیلین سے نکلنے والی چیز سے بشرطیکہ بہنے والی ہو اس سے وضو واجب ہو جائے گا۔ جبکہ باقی آئمہ کے ہاں صرف سبیلین سے نکلنے والی چیز سے وضو واجب ہو گا۔[32] اس کے بعد شیخ دہلویؒ نے ہر ایک قول کے مطابق دلائل ذکر کئے ہیں۔[33]

(۹) شیخ دہلویؒ کے حدیث میں غور و فکر کے حوالہ سے ایک زاویہ یہ بھی ہے کہ حدیث میں وارد الفاظ کے معانی کی وضاحت کیلئے قرآنی آیات کو شواہدات کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں حدیث جابرؓ(م ۶۸ یا ۷۸ھ) بیان کی گئی ہے سود کی حرمت ثابت کرنے کے لئے:

"لعن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم آکل الربو وموکله وکاتبه وشاہدیه، وقال: ھم سواء"[34]

شیخ دہلویؒ نے "وکاتبہ وشاہدیہ" پر لعنت کی علت یہ بیان کی ہے کہ حرام کام پر اعانت کی وجہ سے، چنانچہ اپنے اس قول پر قرآنی آیت: "ولاتعاونوا علی الأثم والعدوان"[35]

سے استشہاد قائم کیا ہے۔

(۱۰) شیخ دہلوی حدیث میں آئے ہوئے لفظ کی تشریح اس کے دوسرے ہم معنی الفاظ سے کرتے ہیں۔ یہ پہلو شیخ دہلویؒ کا ان کی شروحات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ "آکل الربو" میں لفظ آکل کی تشریح "آخذہ" سے اور "موکلہ" کی تشریح "معطیہ" سے کرتے ہیں۔(36)

(۱۱) ہر باب کے شروع میں کسی مسئلہ میں فقہی اختلاف ہو تو اس کو بیان کرتے ہیں، ساتھ ساتھ دلائل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ شیخ دہلویؒ کے تدبر حدیث کے اس پہلو کو باب الشفعہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ باب الشفعہ کے عنوان کے تحت شیخ دہلویؒ حسب سابق "شفعہ" کا ضبط صیغہ کرنے کے بعد، لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد شفعہ کی فقہی حیثیت متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شفعہ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک ثابت ہے لیکن پڑوسی کے لئے ثابت نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ اور ایک روایت میں امام احمد بھی ساتھ ہیں کہ جار یعنی پڑوسی کے لئے بھی شفعہ ثابت ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"والشفعة انما تثبت للشريک عند الآئمة الثلاثه" ولاتثبت للجار وعندابی حنيفة للجار تثبت ايضاً"(37)

اس کے بعد شیخ دہلوی فریقین کے دلائل لاتے ہیں۔

(۱۲) شیخ دہلویؒ کے حدیث میں تدبر کے متعلق یہ پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ احناف کی ترجیح مخصوص الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ لفظ "عندنا"، "عملنا"۔

(۱۳) احناف کے خلاف احادیث کی تاویل مناسب انداز سے کرتے ہیں۔

(۱۴) کسی بھی مسئلہ فقہیہ میں تفصیل زیادہ ہو تو ماخذ کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں کہ اس کی تفصیل وہاں سے دیکھ لی جائے۔(38)

(۱۵) متعارض احادیث میں تطبیق کا انداز اختیار کرتے ہیں اور ترجیحی انداز بھی ملحوظ ہوتا ہے جیسا کہ مساقاۃ اور مزارعۃ میں آئمہ کرام کے اختلاف اور دلائل نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس باب میں احادیث مختلف آئی ہیں اور تاویل کی گنجائش موجود ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جمہور فقہا جواز کے قائل ہیں اور فتویٰ ہمارے مذاہب (احناف) پر ہی ہے جواز کا، تاکہ انسانی حاجت پوری ہو سکے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"والفتویٰ فی مذهبنا ايضاً علی الجواز دفعاً للحاجة. فتدبر"(39)

(۱۶) شیخ دہلویؒ کے اسلوب تدبر حدیث کے حوالہ سے یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ بعض اوقات باب کے شروع میں اختلاف ذکر نہیں کرتے، محض لغوی، اصطلاحی تعریف پر اکتفا کرتے ہیں۔(40)

(۱۷) بعض اوقات صرف امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) کے اقوال نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ باقی ائمہ کے اقوال ذکر نہیں کرتے۔[41] مذکورہ دونوں پہلو شیخ محدث دہلویؒ کے باوجود فقہ حنفی پر کاربند رہنے کے متشدد نہ ہونے کی علامت ہے۔

(۱۸) حدیث میں تدبر کے حوالہ سے شیخ دہلویؒ کا یہ پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ بعض اوقات فقہی مسئلہ میں اختلاف ائمہ نقل کرتے وقت کسی امام کی تعیین نہیں کرتے، مجمل انداز اختیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں علامہ تبریزی (م ۷۴۱ھ) نے ابوداؤد کے حوالہ سے حدیث نقل کی ہے۔

"عن جابر رضی اللہ عنہ قال: رخص لنارسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى العصاوالسّوط والحبل وأشباهه، يلتقطه الرجل ينتفع به"[42]

شیخ دہلویؒ نے "واشباهه" کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے کہ اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو قلیل اور معمولی ہوں اور پھر آگے اس قلیل کی حد کی تعیین کے بارے میں ائمہ کرام کا اختلاف نقل کیا ہے بغیر کسی امام کی تعیین کے، کہ قلیل کی حد میں ایک قول یہ ہے کہ جو دس درہم سے کم ہو اور ایک قول یہ ہے کہ ایک دینار اور جو اس سے کم ہو۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ:

"واختلفوا فى حد القليل، فقيل هومادون العشرة دراهم وقيل:الدينار ومادونه قليل"[43]

(۱۹) شیخ دہلویؒ کا حدیث میں تدبر کے حوالہ سے ایک اصول یہ سامنے آتا ہے کہ کسی فعل کے حسن و قبیح کے بارے میں ضابطہ بیان کرتے ہیں کہ اس ضابطہ کی روشنی میں کسی بھی فعل کے حسن و قبح کے معیار کو جانچا جاسکے۔ چنانچہ تبریزیؒ (م ۷۴۱ھ) نے مشکوٰۃ میں حدیث مبارکہ نقل کی ہے:

"عن الحسن بن على رضی اللہ عنہ قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلمدع مايريبك الى مالايريبك، فان الصدق طمانينة وان الكذب ريبة"

اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ صدق اور کذب دونوں اقوال وافعال میں استعمال ہوتے ہیں۔ مزید مشائخ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اس کی وضاحت یہ ہے کہ نفس میں کسی شئ کے حوالہ سے شک اور ارتیاب پیدا ہو جائے تو اس کو چھوڑ کر ایسی شئ کی طرف منتقل ہوا جائے جس میں شک نہ ہو۔ شیخ دہلوی لکھتے ہیں کہ کسی شئ کے بارے میں شک کا پیدا ہو جانا یہ اس شئ کے باطل یا مظنہ باطل کی خبر دیتا ہے تو لہٰذا ایسی شئ سے بچا جائے اور کس شئ کی طرف دل کا مطمئن ہو جانا یہ علامت ہے اس بات کی کہ وہ حق ہے۔ شیخ دہلوی مزید لکھتے ہیں کہ یہی ضابطہ ہے کسی فعل کے حسن اور قبح کے پرکھنے کا۔ لیکن شیخ دہلوی لکھتے ہیں کہ یہ ایسا ملکہ ہے جو پاک نفوس میں پیدا ہوتا ہے جو تقویٰ اور عدالت کے ساتھ متصف ہوں ورنہ عام لوگوں کے بس سے باہر ہے۔[44]

(۲۰) تعارض حدیث کے حوالہ سے شیخ دہلوی لکھتے ہیں کہ دو آیتوں میں تعارض کے وقت رجوع الحدیث ہو گا اور

دو حدیثوں میں تعارض کے وقت علماء ائمہ کرام کے اقوال کی طرف رجوع ہو گا اور علماء کرام کے اقوال میں تعارض کے وقت تحرّی کی روشنی میں ان کے ان اقوال کو لیا جائے گا جن کے بارے میں سلیم الفطرت، ورع اور احتیاط سے معمور قلب متوجہ ہو جائے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''اذاتعارضت الآیتان مثلاً عدل الی الحدیث واذاتعارض الحدیثان نقل الی اقوال العلماءفان تعارضت عدل الی التحری''(45)

(۲۱) شیخ دہلویؒ کے تدبر حدیث کا ایک اسلوب یہ سامنے آتا ہے کہ کسی لفظ کے ایک سے زائد معنی جو محتمل ہیں ان کو بیان کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

''قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن ثمن الكلب، وكسب الزمّارة رواه فى شرح السنة''(46)

شیخ دہلویؒ سب سے پہلے ''الزمّارہ'' کی تحقیق کرتے ہیں کہ یہ زا کے فتح اور میم کی تشدید سے ہے۔ اس کے بعد اس کا معنی بیان کرتے ہیں ''المرأة المغنيه'' یعنی گانے والی خاتون۔ آدمی جب گائے اور مزمار بجائے تو اس کو ''زمّار'' کہتے ہیں لیکن زامر نہیں کہتے اس کے بالمقابل ''زامرہ'' عورت کو کہا جاتا ہے۔ عورت کو ''زمّارہ'' نہیں کہا جاتا۔(47) ایک قول یہ لکھتے ہیں کہ ''زمارہ'' کو زاء پر راء کی تقدیم کرتے ہوئے ''رامز'' پڑھتے ہیں اس وقت ''یہ رمز'' بمعنی اشارہ کے ہے یعنی آنکھ اور حاجب سے اشارہ کرنا جیسا کہ یہ زانیات کی عادت ہوتی ہے۔(48)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے علم حدیث میں غور و فکر اور تدبر و تفکر کے عمدہ اسالیب متعارف کروائے ہیں۔ آج جبکہ تدبر حدیث کے حوالہ سے بہت عمدہ کام ہمارے سامنے ہے۔ اس بات کا اندازہ لگانا قدرے مشکل ہے کہ یہ عمدہ کام شیخ نے اس دور میں کیا جب کہ ان خطوط پر غور و فکر، علماء کرام کا عمومی مزاج نہیں تھا۔ دور حاضر میں تدبر حدیث کے حوالے سے جو کام بھی کیا جائے گا شیخ دہلویؒ کے اس ضمن میں کئے گئے کام سے صرفِ نظر کر کے نہیں کیا جا سکتا۔ شیخ دہلویؒ نے امام اعظمؒ کے مسلک کی وضاحت کے لئے اصول تدبر حدیث کا جو اسلوب اختیار کیا ہے اس کی ترتیب یہ ہے کہ قرآن و سنت کو اصل اور بنیادی ماخذ، جبکہ اجماع اور قیاس کو ثانوی ماخذ کی حیثیت دیتے ہیں۔ شیخ محدث دہلویؒ ہر باب کے شروع میں متعلقہ مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے اختلاف، ماخذ اور اس اختلاف کے پس منظر کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد مذہب احناف کی فوقیت اور ترجیح، عقلی اور نقلی انداز سے ثابت کرتے ہیں۔ شیخ دہلویؒ مسائل کی توضیح میں سہل انداز اختیار کرتے ہیں۔ شیخ دہلویؒ اختلاف فقہاء اور مذہب احناف کو ترجیح دیتے وقت باقی ائمہ اور فقہا کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اپنی شروحات میں لفظ ''رد'' وغیرہ کے الفاظ کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ شیخ دہلوی اپنی شروحات حدیث میں اصل کتاب کی ابواب بندی میں تبدیلی نہیں کرتے۔ لغوی، نحوی بحث کرتے ہیں۔ ضبط صیغہ، راوی کے اسم کی توضیح کرتے ہیں۔ حدیث کی وضاحت کے

لئے قرآنی آیات، دیگر احادیث کو بطور استشہاد پیش کرتے ہیں۔ ان اوصاف کے ساتھ تنقیدی پہلو کے اعتبار سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شیخ دہلویؒ شرح حدیث کے وقت اصل اور نفس مسئلہ پر بحث بہت کم کرتے ہیں۔ اختلافی مسائل میں احناف کے علاوہ دیگر ائمہ میں سے صرف امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) کے اقوال نقل کرنے کا معمول ہے۔ باقی ائمہ کرام کے اقوال بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ حضرت شیخ محدث دہلویؒ نے اپنی شروح میں تدبر حدیث کے حوالہ سے جو اعلیٰ اسلوب اور اعلیٰ تحقیقی معیار کو قائم رکھا ہے، اس کی توضیح یہ ہے کہ شیخ محدث دہلوی تعصب، جانبداری اور خودی کے جذبات و مزاج سے بیزار تھے۔ شیخ دہلویؒ کے اسلوب تدبر حدیث کے حوالہ سے یہ بات اہم ہے کہ انہوں نے تعصب اور اعتساف مذہبی سے اجتناب کرتے ہوئے اپنا نقطہ نظر دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

حوالہ جات

1۔ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبد الحق دہلوی، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۱۹۸۵ء، ص:۲۷۳

2۔ غوری، سید عبد الماجد، مجلہ الحدیث، سلانجور: المکتبۃ الجامعہ الأسلامیہ العالمیہ، ۲۰۱۲ء، ص:۱۱۸

3۔ دہلویؒ، شیخ عبد الحق، طریق الأفادۃ فی شرح سفر السعادۃ، لکھنؤ: نول کشور، ۱۹۰۳ء، ص:۵

4۔ دہلوی، شیخ عبد الحق، طریق الأفادۃ فی شرح سفر السعادۃ، لکھنؤ: نول کشور، ۱۹۰۳ء، ص:۵

5۔ ظامی، حیات شیخ عبد الحق دہلوی، ص: ۲۹۴

6۔ دہلوی، شیخ عبد الحق، اشعۃ اللمعات، لکھنؤ: نول کشور، ۱۰۲۵ھ، ۱/۲

7۔ دہلوی، شیخ عبد الحق، لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، قندھار: مکتبہ رحمانیہ، س ن، ۱/۵۴

8۔ تعارف ابو المعالی(۹۶۱۔۱۰۲۴ھ) کانام ابو المعالی بن رحمت اللہ بن فتح اللہ لاہوری ہے۔ مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ شیخ دہلوی ان کے علم و فضل کے معترف تھے۔ الحسنی، عبد الحیٔ، نزھۃ الخواطر، ملتان: طیب اکادمی، ۱۹۹۲ء، ۵/۴۷۵

9۔ دہلوی، مقدمہ لمعات، ۱/۵۵

10۔ دہلوی، اشعۃ، ج۱/۲

11۔ الحسنی، عبد الحیٔ، الأعلام بمن فی تاریخ الھند من الأعلام، ملتان: طیب اکادمی، ۱۹۹۲ء، ۵/۵۵۵

12۔ دہلوی، اشعۃ، باب التیمم، ۱/۲۶

13۔ حال ہی میں لمعات التنقیح دکتور تقی الدین ندوی کی تحقیقات و تعلیقات کی مدد سے مکتبہ رحمانیہ، قندھار، افغانستانسے دس جلدوں میں عمدہ طباعت /کاغذ پر شائع ہوئی ہے۔

14۔ دہلوی، مقدمۃ لمعات، ۱/ ۸۸

15۔ دہلوی، اشعۃ، ۱/۳

16۔ نظامی، حیات شیخ عبد الحق دہلوی، ص:۶۴

17۔ دہلوی، مقدمہ لمعات، ۱/۸۸

18۔ دہلوی، لمعات، ۱/۸۸۔ نوٹ: یہ کتاب علامہ مجد الدین فیروز آبادی کی تصنیف کردہ ہے۔ اس کی شرح شیخ محدث دہلوی نے کی "طریق الأفادہ" کے نام سے اور عمدہ شرح کی ہے۔

19۔ دہلوی، مقدمہ لمعات، ص:۸۹۔ نوٹ: سلمان بن طاہر الحسینی ندوی(ت ۱۹۵۴ء) عالم داعی، مفکر ہیں۔ علمأہند کی ممتاز شخصیات میں سے ہیں۔ دار العلوم ندوۃ العلما لکھنو اور جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض سے سند یافتہ ہیں۔ دار العلوم ندوۃ العلما میں تاہنوز استاذ ہیں۔ قرآن و حدیث میں کئی کتب اور رسائل تصنیف کیں۔ غوری، سید عبد الماجد، مجلہ الحدیث، سلانحور: المکتبۃ

الجامعۃ الاسلامیہ العالمیہ، ۲۰۱۲ء، ص:۲۲۳

20۔ دہلوی، لمعات، ۱۱/۵

21۔ فیروز آبادی، مجد الدین، مولانا، القاموس المحیط، بیروت: مؤسستہ الرسالۃ، ۲۰۰۵ء، ص:۱۳۴

22۔ قریشی، جمال الدین، الصراح من الصحاح، بیروت: مؤسستہ الرسالۃ، ۱۴۳۳ھ، ص:۵۲

23۔ دہلوی، لمعات، ۵/۶۹۱

24۔ خطیب، تبریزی، ولی الدین محمد بن عبد اللہ، مشکوٰۃ المصابیح، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۰۸ء، ۱/۳۰۲

25۔ دہلوی، لمعات، ۵/۴۹۱

26۔ دہلوی، اشعۃ ولمعات

27۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث:۲۷۶، ص:۳۰۲

28۔ دہلوی، لمعات، ۲/۴۹۳

29۔ ایضاً، ۲/۵۲

30۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، باب مایوجب الوضوء، ۱/۴۸

31۔ معتاد سے مراد بول وبراز اور غیر معتاد سے مراد یہ ہے کہ کیڑا وغیرہ نکل جائے۔ برہان الدین، علی بن ابی بکر، الھدایۃ، لاہور: مکتبۃ البیان، ۲۰۱۵ء، ۱/۱۲۵

32۔ برہان الدین، الھدایۃ ۱/۱۲۵

33۔ دہلوی، لمعات، ۲/۵۶

34۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، ۱/۳۰۶

35۔ القرآن الحکیم، المائدہ:۵، اٰیت:۲

36۔ دہلوی، لمعات، ۵/۵۲۶

37۔ ایضاً

38۔ اس کی عملی شکل باب المساقات والمزارعۃ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ملاحظہ ہو لمعات، ۵/۶۳۹

39۔ ایضاً، ص:۶۴۱

40۔ اس کی عملی صورت باب اللقطہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ دہلوی ولمعات، ۵/۶۸۲

41۔ جیسا کہ حرم کے لقطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس میں صرف اعلان اور تعریف ہو گی اس کی نہ تو تملیک ہو گی اور نہ ہی اس کا صدقہ ہو سکے گا۔ اس کے بارے میں شیخ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ یہ مذہب امام شافعیؒ کا ہے باقی ائمہ کے اقوال نقل نہیں کئے۔ لمعات، ۵/۶۸۵

42۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، ۱/۳۲۸

43۔ دہلوی، لمعات،۵/۶۹۲

44۔ دہلوی، لمعات،۵/۵۰۲

45۔ ایضاً، ص:۵۰۵

46۔ البغوی، حسین بن مسعود، شرح السنۃ، بیروت: المکتبۃ الأسلامیہ، ۱۹۸۳ء، ۱۳/۲۲

47۔ دہلوی، لمعات،۵/۵۰۲

48۔ ایضاً